بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۹ ۴ ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۲۳ ربیع الاوّل سنہ ۱۳۹۴ھ ۱۷ شہادت ۱۳۵۳ ہش ۱۷ اپریل سنہ ۱۹۷۴ء | نمبر ۸۵

اخبارِ احمدیہ

— سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جہلم سے آمدہ ۱۵ شہادت کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ نسبتاً بہتر ہے، الحمد للہ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

— ربوہ ۱۶ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی تحریر فرماتی ہیں:۔
"محمد احمد خاں کے لئے دعا جاری رکھیں۔ دو گھنٹے کے لئے طبیعت ذرا سنبھلتی ہے پھر گھبراہٹ وغیرہ کا دورہ ہو جاتا ہے۔ عزیزم مرزا رفیع احمد کل معلوم ہوا کہ اب تک گلے کی اسی تکلیف سے علیل ہیں۔ کراچی گئے تھے علاج کو۔ کچھ خبر نہ ملی تھی شاید ابھی واپس آئے ہیں کل پرسوں ہی۔ عزیزم خلیل احمد کی مرض بھی تشویشناک ہے بار بار ہارٹ اٹیک ہوتا ہے۔ دو دن سے بہتر ہیں۔ سب کے لئے دعا کریں۔
مبارکہ"

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا آئندہ اجلاس ۲۰ اپریل بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک میں منعقد ہوگا جس میں دو اہم مقالے پڑھے جائیں گے۔ احباب کثرت سے شامل ہوکر استفادہ فرماویں۔ مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد
(تعلیم القرآن) ربوہ)

تربیتی کلاس میں شامل ہونیوالے نمائندگان کیلئے
ضروری ہدایات

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۹ شہادت/اپریل سے ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ شامل ہونیوالے نمائندگان درجِ ذیل امور مدِّنظر رکھیں:۔

۱۔ نمائندگان ۱۸ اپریل بروز جمعرات شام تک ربوہ پہنچ جائیں۔

۲۔ قرآن کریم (تفسیر صغیر ہو تو زیادہ اچھا ہے) کاپی، قلم اور ضرورت کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

۳۔ ہر نمائندہ کے پاس قائد مجلس یا صدرِ جماعتِ احمدیہ مقامی کی طرف سے ایک تعارفی خط ہونا چاہیئے جو مرکز میں پہنچ کر جمع کرانا ہوگا۔

۴۔ نزدیک کی مجالس سے زیادہ سے زیادہ خدام سائیکل پر آئیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کی ترقی کیلئے اپنے مالوں کو خرچ کرو

جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا وہ اُسے کئی گنا برکت عطا کرے گا

"ہم اپنے نفس کے لئے کچھ نہیں چاہتے۔ بارہا یہ خیال کیا ہے کہ اپنے گزارہ کے لئے تو پانچ سات روپیہ ماہوار کافی ہیں اور جائیداد اس سے زیادہ ہے۔ پھر میں جو بار بار تاکید کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو یہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ہے کیونکہ اسلام اِس وقت تنزّل کی حالت میں ہے۔ بیرونی اور اندرونی کمزوریوں کو دیکھ کر طبیعت بے قرار ہوجاتی ہے اور اسلام دوسرے مخالف مذاہب کا شکار بن رہا ہے۔ پہلے تو صرف عیسائیوں ہی کا شکار ہو رہا تھا مگر اب آریوں نے اِس پر دانت تیز کئے ہیں اور وہ بھی چاہتے ہیں کہ اسلام کا نام و نشان مٹا دیں۔ جب یہ حالت ہوگئی ہے تو کیا اب اسلام کی ترقی کے لئے ہم قدم نہ اُٹھائیں؟ خدا تعالیٰ نے اِسی غرض کے لئے تو اِس سلسلہ کو قائم کیا ہے پس اِس کی ترقی کے لئے سعی کرنا یہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور منشاء کی تعمیل ہے اِس لئے اِس راہ میں جو کچھ بھی خرچ کروگے وہ سمیع و بصیر ہے۔

یہ وعدے بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے دے گا مَیں اس کو چند گُنا برکت دوں گا۔ دُنیا ہی میں اسے بہت کچھ ملے گا اور مرنے کے بعد آخرت کی جزا بھی دیکھ لے گا کہ کس قدر آرام میسّر آتا ہے۔ غرض اِس وقت مَیں اِس امر کی طرف تم سب کو توجّہ دلاتا ہوں کہ اسلام کی ترقی کے لئے اپنے مالوں کو خرچ کرو۔ اِسی مطلب کے لئے یہ گفتگو ہے۔ اِس وقت جیسا کہ مَیں شائع کر چکا ہُوں اللہ تعالیٰ نے مجھے خبر دی ہے کہ تیری وفات کا وقت قریب ہے جیسا کہ اُس نے فرمایا:۔

قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ. وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا

اِس وحی سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کوئی ایسا ذکر باقی نہ رہنے دے گا جو کسی قسم کی نکتہ چینی اور خزی کا باعث ہو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۹۳، صفحہ ۳۹۴)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ر ماہ شہادت ۱۳۵۳ھ

ایک خطرناک غلطی اور اس کی اصلاح

ہم قبل ازیں قرآن مجید کی آیات اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی رو سے اِس امر پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں کہ انسان کی نجات اور تمام تر فلاح کا دارو مدار تزکیۂ نفس پر ہے۔ اور نفس کا تزکیہ ایک ایسا امر ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل کے بغیر میسر نہیں آسکتا۔ رہا فضلِ خداوندی کا حصول سو اسے جذب کرنے کے تین ذرائع ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اور اتباع کی شرط کے ساتھ مشروط ہیں ان میں سے پہلا ذریعہ ہے مجاہدہ اور کوشش، دوسرا ذریعہ ہے دعا اور تیسرا ذریعہ ہے صحبتِ صادقین۔ ان تینوں ذرائع کو اختیار کرنے کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے فضل کو اس رنگ میں جذب کرنے کے قابل ہو جاتا ہے کہ اسکے نفس کا تزکیہ ہونے لگتا ہے اور وہ اُن انعامات کا مورد بنتا چلا جاتا ہے جو تزکیۂ نفس کے ساتھ وابستہ ہیں۔

اس تعلق میں آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ فضلِ الٰہی کا مورد بننے کے لئے ان تینوں ذرائع (یعنی مجاہدہ، دُعا اور صحبت صادقین) کو ایک ساتھ اختیار کرنا ضروری ہے۔ نہ محض مجاہدہ سے انسان فضلِ خداوندی کو جذب کرنے کے قابل بن سکتا ہے اور نہ محض دعا اور نہ محض صحبتِ صادقین کے ذریعہ وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ فضلِ الٰہی اس رنگ میں اس کے شاملِ حال ہو سکے کہ اسے تزکیۂ نفس میسّر آجائے۔ وہ تو اسی صورت میں میسر آئے گا کہ انسان مجاہدہ اور دُعا کو کمال تک پہنچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے اور ساتھ ہی ساتھ صحبتِ صادقین سے فیضیاب ہونے میں کسی قسم کی غفلت ظاہر نہ کرے۔ گزشتہ زمانوں میں بعض لوگ ان ہر سہ ذرائع میں سے محض ایک ذریعہ اختیار کرکے یہ سمجھتے رہے ہیں کہ اِس طرح ان کے نفس کا تزکیہ ہو جائے گا۔ حالانکہ جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ وہ اپنی نمازوں اور روزوں کے بل پر نفس کا تزکیہ حاصل کرلے گا اور اس کے لئے دعاؤں سے کام نہیں لیتا اور صادقین کی صحبت سے بھی لاپرواہ ہے وہ غلطی خوردہ ہے۔ اسی طرح جو محض دعا کرتا ہے اور مجاہدہ اور صحبت صادقین کو ضروری نہیں سمجھتا یا جو مجاہدہ اور دُعا سے یکسر غافل ہوتے ہوئے محض صحبت صادقین کے ذریعہ ہی تزکیۂ نفس حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے غلطی خوردہ ہونے میں بھی کوئی شبہ نہیں ہے۔ ایسے لوگ ہمیشہ محروم رہتے ہیں اور حقیقی فلاح کے دروازے اپنے پر بند کر لیتے ہیں۔

علی الخصوص جس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام اصلاحِ خلق اور احیاء و غلبۂ اسلام کی غرض سے مبعوث ہوئے اُس وقت مسلمانوں میں ایک بڑی خرابی یہ پیدا ہو چکی تھی کہ وہ نہ مجاہدہ ہی کے قائل رہے تھے اور نہ دُعا کے بلکہ اکثر لوگ یہ سمجھتے تھے کہ کوئی پیر فقیر ایسا مل جائے جو مجاہدے اور دُعا کی مشقت میں ڈالے بغیر پھونک مار کر ہی ان کے نفس کا تزکیہ کر دے اور چشم زدن میں انہیں ولی بنا دے حالانکہ نہ پہلے کبھی اس طرح کسی کے نفس کا تزکیہ ہؤا اور نہ کبھی اِس قسم کے جنتر منتر سے پہلے کوئی ولی بنا۔ جس کسی کو بھی تزکیۂ نفس حاصل ہؤا اسے مجاہدے، دعا اور صحبت صادقین کے ہر سہ ذرائع کو ایک ساتھ اختیار کرکے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے نتیجہ میں ہی حاصل ہؤا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنہیں اللہ تعالےٰ نے احیاء و غلبۂ اسلام کے ذریعہ اصلاحِ خلق کی غرض سے مبعوث فرمایا تھا لوگوں کو اِس غلطی اور خرابی سے بڑی شدّ و مد کے ساتھ آگاہ فرما کر انہیں تزکیۂ نفس کے اصل ذرائع اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور نہ صرف توجہ دلائی بلکہ جو لوگ آپ پر ایمان لائے انہیں ان ذرائع کا پابند بنا کر ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دکھایا۔

جہاں تک اِس غلطی کی اصلاح کا تعلق ہے کہ ایک کامل پیر صرف پھونک مار کر مرید کو ولایت کے مقام تک پہنچا سکتا ہے اور اس کے لئے مجاہدات اور دعاؤں کی مشقت میں پڑنا ضروری نہیں ہے اس کی ایک مثال حضور علیہ السلام کی وہ پُر معارف تقریر ہے جو حضور علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے خلیفہ پیر عبداللہ شاہ صاحب ساکن پنڈ صاحب خاں ضلع اٹک کو مخاطب کر کے ۳۱ر مارچ ۱۹۰۸ء کو فرمائی۔ یہ صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملاقات کی غرض سے قادیان آئے تھے۔ دوران ملاقات انہوں نے جب اِس قسم کی کرامت دکھانے کا مطالبہ کیا تو حضور علیہ السلام نے تزکیۂ نفس اور اس کے حصول کے ذرائع پر بہت تفصیل سے روشنی ڈالی اور اِس ضمن میں یہ بھی فرمایا کہ :-

"اکثر لوگ ہم نے ایسے دیکھے ہیں جو یہی چاہتے ہیں کہ ایک پھونک مار کر ان کو درجات دلا دیئے جاویں اور عرش تک ان کی رسائی ہو جاوے۔ ہمارے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کون ہوگا وہ افضل البشر افضل الرسل والانبیاء تھے۔ جب انہوں نے ہی پھونک سے وہ کام نہیں کئے تو اور کون ہے جو ایسا کر سکے۔ دیکھو آپؐ نے غارِ حرا میں کیسے کیسے ریاضات کئے۔ خدا جانے کتنی مدّت تک تضرّعات اور گریہ و زاری کیا کئے، تزکیہ کے لئے کیسی کیسی جانفشانیاں اور سخت سے سخت محنتیں کیا گئے جب جا کر کہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے فیضان نازل ہؤا۔" (ملفوظات جلد دہم ص ۲۰۵)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اِس ارشاد سے واضح ہو کہ تزکیۂ نفس کے لئے خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے کے واسطے مجاہدہ اور دعا ضروری ہے اس کے بعد صحبت صادقین کے زیرِ اثر مجاہدہ کے نتیجہ خیز ہونے اور دعاؤں کی قبولیت کا حظ اُٹھانے کی راہ آسان ہو جاتی ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ چاہے تو وہ مامور من اللہ یا کسی اور اہل اللہ کی تریاقی صحبت اور قوتِ قدسی کے زیرِ اثر مجاہدہ کرنے والے کی چشم زدن میں کایا پلٹ سکتا ہے لیکن اس کا انحصار صحبت سے فیضیاب ہونے والے کی باطنی استعداد فطری سعادت اور اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور مشیّت پر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ جب چاہتا ہے تزکیۂ نفس کے حصول کی خاطر مجاہدہ کرنے والے، دعاؤں میں خاص شغف دکھانے والے اور صادقین کی صحبت سے خلوص نیت کے ساتھ فیضیاب ہونے والے کی دلی تڑپ اور لگن کے مطابق اسے قلبِ سلیم عطا کر دیتا ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے اس کا فیضان نازل ہو کر اسکی کایا پلٹ دیتا ہے۔ بہرحال پھونک مار کر نہ کوئی ولی بنا سکتا ہے اور نہ کوئی شخص ضد کرکے خدا کو اپنے ارادوں کے ماتحت چلا سکتا ہے۔ جو لوگ ایسا کرنا چاہتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں خدا تعالیٰ ان کی کوئی پرواہ نہیں کرتا۔ نفس کا تزکیہ اُنہیں کا ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور انعاموں کے وہی وارث بنتے ہیں جو خدا تعالےٰ کی مرضی کے تحت چلتے ہیں اور اپنے ارادوں اور خواہشوں کو ترک کرکے اسی کے ہو جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ بھی اُن کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کرتا ہے وہ بھی ان کا ہو جاتا ہے اور انہیں وہ وہ کرشمے دکھاتا ہے جو ان کے وہم و گمان سے بھی بالاتر ہوتے ہیں۔

بہرحال نزولِ فیضان اور تزکیۂ نفس کے واسطے خلوص نیت کے ساتھ مجاہدہ ضروری ہے اور مجاہدہ کے ساتھ ساتھ دعاؤں سے کام لینا اور صحبتِ صادقین سے فیضیاب ہونا بھی ناگزیر ہے۔ پھونک مارنے یا جنتر منتر پڑھنے سے نہ کسی کا تزکیہ ہؤا ہے اور نہ ہو سکتا ہے۔ یہ وہ امر ہے جسے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس زمانہ میں بڑی شد و مد کے ساتھ پیش کرکے اپنے متبعین کی زندگیوں میں انقلاب پیدا کر دکھایا۔ اور اِس انقلاب کا حلقہ بفضل اللہ تعالےٰ دنیا کے ہر علاقہ میں وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔

درخواستِ دُعا

۱۔ میرے والد محترم مولوی فضل احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دولیاں جٹاں آزاد کشمیر مجلس مشاورت پر تشریف لائے تھے اسکے بعد اچانک طبیعت زیادہ خراب ہوگئی۔ اب علاج کے لئے فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے۔ احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے۔ (محمد یعقوب کارکن وکالت تبشیر ربوہ)

۲۔ سید شاہ میر احمد صاحب اشرف کارکن دار الضیافت گذشتہ دو سال سے درد گردہ کیوجہ سے بیمار ہیں۔ اسوقت مری میں ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جلد از جلد مکمل صحت سے نوازے۔ آمین (ممتاز حسین امتیاز زعیم مجلس خدام الاحمدیہ دار الصدر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محترم عبدالجلیل صاحب عشرت ایم۔ اے ڈھکو

(۲)

حضرت عمرؓ کا کمال ہے کہ آپ خود مدینہ میں تشریف رکھتے تھے۔ لیکن عراق و شام فلسطین و مصر وغیرہ کی جنگوں کے آپ ہی قائد اور جرنیل تھے۔ آپ ہزار داد لشکر سے محاذ جنگ کے مقام کا نقشہ لشکر کا پھیلاؤ۔ فرودگاہ۔ رسد کی کیفیت وغیرہ کا حال منگوا بھیجتے تھے پھر تمام ضروری ہدایات مدینہ سے بھیجتے تھے۔ اور آپ ہی کی ہدایات کے مطابق جنگیں لڑی جاتی تھیں اور یہ خدا کے فضل اور حضرت عمرؓ کی جنگی مہارت ہی تھی کہ جس کی وجہ سے تھوڑے سے عرصہ میں آپ کی خلافت کے زمانہ میں عراق اور مصر و شام۔ جزیرہ خوزستان آذربائیجان۔ کرمان۔ آرمینیا اور خراسان وغیرہ فتح ہو گئے۔ آپ بے نظیر مدبر اور سیاستدان تھے۔ آپ ہی کی سیاست اور دور بینی کی پالیسی تھی کہ ممالک مفتوحہ میں بغاوت نہ ہوتی بلکہ رعایا خوش و خرم رہی آپ نے مفتوحہ ممالک میں وہاں کے باشندوں کو بہت مراعات دیں۔ عراق ایران کے مرزبان اور دہقان دیر سے اقتدار رکھتے تھے۔ حضرت عمر نے بھی ان کی پولیٹیکل تنخواہیں مقرر فرمائیں جس سے وہ بالکل مطیع ہو گئے۔ شام اور مصر میں رومیوں نے اصلی باشندوں کے ساتھ اچھا سلوک نہ کیا تھا۔ حضرت عمر نے زمینیں انہیں کے پاس رہنے دیں۔ آپ کی مراعات کا یہ اثر ہوا کہ وہ کہتے تھے کہ ہمیں مسلمان رومیوں سے بدرجہا زیادہ عزیز ہیں۔ مصر میں مقوقس رومیوں کا نائب حکومت تھا اس نے شروع ہی سے ایسا برتاؤ کیا کہ وہ غلام بے دام بن گیا بلکہ اس کے ساتھ مصری رعایا بھی مطیع ہو گئی۔ پھر حضرت عمرؓ نے سرحدوں پر عرب آباد کئے اور فوجی چھاؤنیاں قائم کیں جن سے کسی کو بغاوت کی جرأت نہ ہوئی۔ اس وقت عرب میں تین شخص سیاست و تدبیر میں بے نظیر سمجھے جاتے تھے۔ یعنی عمرو بن العاص۔ مغیرہ بن شعبہ اور امیر معاویہ۔ حضرت عمر نے ان کو مصر و شام و کوفہ کے عامل بنا دیا۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ ان لوگوں کے علاوہ کوئی اور شخص ان علاقوں کو قابو میں نہ رکھ سکتا تھا۔

حضرت عمر نہایت صائب الرائے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ کسی معاملہ میں یہ کہتے تھے کہ میرا اس کی نسبت یہ خیال ہے۔ تو ہمیشہ وہی پیش آتا تھا جو آپ کا گمان ہوتا تھا"۔ آپ کی اصابت رائے کا ایک بڑا ثبوت یہ ہے کہ آپ کی بہت سی آراء مذہبی احکام بن گئیں۔ چنانچہ اذان کا طریق۔ اسیران بدر سے قصاص لے کر ان کی رہائی۔ عورتوں کا پردہ وغیرہ حضرت عمرؓ کی رائے کے مطابق مقرر ہوئے پھر حضرت عمر کا ایک بہت بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ ہی کے مشورہ اور اصرار سے حضرت ابوبکرؓ کے عہد خلافت میں قرآن کریم مدوّن صورت میں مرتب ہوا

غرض حضرت عمرؓ ایک نابغہ روزگار ہستی تھے آپ کا وجود حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک بہت بڑا ثبوت ہے۔

مولانا شبلی اپنی کتاب "الفاروق" میں حضرت عمرؓ کی سیرت و سوانح کے بیان کے آخر میں لکھتے ہیں۔

"تمام دنیا کی تاریخ میں کوئی حکمران دکھا سکتے ہو۔ جس کی معاشرت یہ ہو کہ قمیص میں دس دس پیوند لگے ہوں۔ کاندھے پر مشک رکھ کر غریب عورتوں کے ہاں پانی بھر آتا ہو۔ فرش خاک پر پڑ رہتا ہو۔ بازاروں میں پھرتا ہو۔ جہاں جاتا ہو جریدہ و تنہا چلا جاتا ہو۔ اونٹوں کے بدن پر اپنے ہاتھ سے تیل ملتا ہو در و دربار۔ نقیب و چاؤش حشم و خدم کے نام سے ناآشنا ہو اور پھر یہ رعب و داب ہو کہ عرب و عجم اس کے نام سے لرزتے ہوں اور جس طرف رخ کرتا ہو۔ زمین دہل جاتی ہو۔ سکندر و تیمور تیس تیس ہزار فوج رکاب میں لے کر نکلتے تھے۔ جب ان کا رعب قائم ہوتا تھا۔ عمر فاروقؓ کے سفر شام میں سواری کے ایک اونٹ کے سوا کچھ نہ تھا۔ لیکن چاروں طرف غل پڑا ہوا تھا کہ مرکز عالم جنبش میں آگیا ہے۔

اب علمی حیثیت پر نظر ڈالو صحابہ میں جن لوگوں نے خاص اس کام کو لیا تھا اور رات دن اسی شغل میں بسر کرتے تھے۔ مثلاً عبداللہ عباس۔ زید بن ثابت۔ ابوہریرہ۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن مسعود۔ ان کے مسائل اور اجتہادات کا حضرت عمرؓ کے مسائل اور اجتہادات سے موازنہ کرو صاف مجتہد و مقلد کا فرق نظر آتا ہے زمانہ مابعد میں اسلامی علوم نے بے انتہا ترقی کی اور بڑے بڑے مجتہدین و ائمہ فن پیدا ہوئے مثلاً ابوحنیفہ شافعی۔ بخاری۔ غزالی۔ رازی لیکن انصاف سے دیکھو حضرت عمرؓ نے جس باب میں جو کچھ ارشاد کیا اس پر کچھ اضافہ نہ ہو سکا! مثلاً قضا و قدر۔ تعظیم شعائر اللہ۔ حیثیت نبوت احکام شریعت کا عقلی یا نقلی ہونا احادیث کا درجہ۔ اعتبار خبر احاد کی قابلیت احتجاج۔ احکام خمس و غنیمت یہ مسائل شروع اسلام سے آج تک معرکہ آرا رہے ہیں۔ اور ائمہ فن نے ان کے متعلق ذہانت اور طباعی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا ہے لیکن انصاف کی نگاہ سے دیکھو حضرت عمرؓ نے ان مسائل کو جس طرح حل کیا تھا۔ تحقیق کا ایک قدم بھی آگے بڑھ سکا۔ تمام ائمہ فن نے ان کی پیروی کی یا انحراف کیا۔ تو لامحالہ غلطی کی اخلاق کے لحاظ سے دیکھو تو انبیاءؑ کے بعد اور کون شخص اُن کا ہم پایہ مل سکتا ہے؟ زہد۔ قناعت۔ تواضع انکسار۔ خاکساری و سادگی۔ راستی و حق پرستی۔ صبر و رضا۔ شکر و توکل یہ اوصاف ان میں جس کمال کے ساتھ پائے جاتے تھے کیا لقمانؑ۔ ابراہیم ادہم۔ ابوبکر شبلی۔ معروف کرخی میں اس سے بڑھ کر پائے جا سکتے تھے۔

شاہ ولی اللہ صاحب نے حضرت عمرؓ کی اس خصوصیت (یعنی جامعیت کمالات) کو نہایت خوبی سے بیان کیا ہے۔ ...... وہ تحریر فرماتے ہیں۔

"سینۂ فاروق اعظم را بمنزلہ خانہ تصور کن کہ درہائے مختلف دارد۔ در ہر درے صاحب کمالے نشستہ۔ در یک در مثلاً سکندر ذوالقرنین بآں ہمہ سلیقۂ ملک گیری و جہاں ستانی و تجمیع جیوش و برہم زدن اعداء و در دیگر نوشیروانے بآں ہمہ رفق و لین و رعیت پروری و داد گستری اگرچہ ذکر نوشیرواں در مبحث حضرت فاروقؓ سوء ادب است و در دیگر امام ابوحنیفہ یا امام مالکے بآں ہمہ قیام بہ علم فتوے و احکام و در دیگر مرشدے مثل سیدی عبدالقادر جیلانی یا خواجہ بہاؤالدین و در دیگر محدثے بروزن ابوہریرہ و ابن عمرؓ و در دیگر حکیمے مانند مولانا جلال الدین رومی و شیخ فرید الدین عطار و مردماں گرداگرد ایں خانہ ایستادہ اند۔ و ہر محتاجے حاجت خود ازاں صاحب فن درخواست می نماید و کامیاب می گردد۔

صحابہ کا بلند مقام

"ہادئ اکملؐ کے صحابہؓ نے اپنے خدا اور رسول کے لئے کیا کیا جاں نثاریاں کیں۔ جلاوطن ہوئے ظلم اٹھائے۔ طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ جانیں دیں لیکن صدق و وفا کے ساتھ قدم مارتے ہی گئے۔ پس وہ کیا بات تھی کہ جس نے انہیں ایسا جاں نثار بنا دیا۔ وہ سچی الٰہی محبت کا جوش تھا جس کی شعاع اُن کے دل میں پڑ چکی تھی۔ اسلئے خواہ کسی نبی کے ساتھ مقابلہ کر لیا جاوے۔ آپؐ کی تعلیم تزکیہ نفس اپنے پیروؤں کو دنیا سے متنفر کرا دینا۔ شجاعت کے ساتھ صداقت کے لئے خون بہا دینا اس کی نظیر کہیں نہ مل سکے گی۔ یہ مقام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا ہے۔

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لنڈن میں جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ

(مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن)

۲۰ فروری کا دن جماعتِ احمدیہ کی تاریخ میں ایک یادگار دن ہے کیونکہ اس روز ۱۸۸۶ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی جس سے اسلام کے تمام دنیا میں غالب آنے اور اسکے کثرت سے پھیلنے کے ایک ذریعہ کی خبر دی گئی تھی۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ پیشگوئی فرمائی کہ خدا تعالیٰ آپؑ کو ایک ایسا فرزند عطا فرمائیگا جو بہت سی عظیم الشان صفات کا حامل ہوگا اور اس کے ذریعہ سے اسلام کثرت سے دنیا میں پھیلے گا۔ نیز وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ چنانچہ اس پیشگوئی کے مطابق حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور پھر آپکے زمانۂ خلافت میں اسلام زمین کے کناروں تک پہنچا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

چونکہ یہ پیشگوئی نہ صرف اسلام کی ترقی و مضبوطی کا پیش خیمہ ہے بلکہ یہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر بھی زبردست دلیل ہے۔ پس اسی مبارک پیشگوئی کی مناسبت سے اس دن پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یاد میں ۲۰ فروری کو جماعت ہائے احمدیہ جلسے منعقد کرتی ہیں۔

انگلستان میں چونکہ اتوار کو رخصت ہوتی ہے اور دوستوں کو اتوار کے دن جمع ہونا آسان ہے اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۲۴ فروری بروز اتوار محمود ہال میں پیشگوئی مصلح موعودؓ کی یاد میں جلسہ منعقد کیا جائے۔ اس غرض سے اخبار احمدیہ میں اعلان کے ذریعہ دوستوں کو پہلے سے اطلاع دیدی گئی تھی۔ محمود ہال میں خدام نے بڑی محنت اور سلیقہ سے کرسیوں وغیرہ کا انتظام کیا۔ مستورات کے لئے پردہ کا بھی انتظام تھا۔

شام ۴ بجے جلسہ محترم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد فضل لنڈن کی زیر صدارت شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا جو مکرم ایوب احمد صاحب ندیم نے کی۔ تلاوت کے بعد مکرم خواجہ منیر الدین صاحب قمر نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی ایک نظم "مصلح موعودؓ کی یادیں" خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

نظم کے بعد محترم امام صاحب نے اپنے افتتاحی خطاب میں جلسہ کی غرض وغایت بیان فرمانے کے بعد پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے۔ اس جلسہ میں محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے بھی "حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق میری یادیں" کے موضوع پر خطاب فرمانا تھا لیکن اچانک صبح بیمار ہو جانے کی وجہ سے وہ اس جلسہ میں تشریف نہ لا سکے تھے۔ محترم امام صاحب نے حاضرین سے محترم چوہدری صاحب کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم چوہدری صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد حضرت خلیفہ اوّلؓ اور حضرت خلیفہ ثانیؓ کے ساتھ بھی کافی لمبا عرصہ رہے اس لئے آپ کی شہادت بہرحال بہت اہم ہے اور آپ کا وجود بھی قیمتی۔ اس لئے ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالیٰ آپ کو جلد مکمل صحت عطا فرمائے اور ہم آپ کے ارشادات سے دوبارہ مستفید ہو سکیں۔ آپ کے خطاب کے بعد مکرم مطیع اللہ صاحب درد نے پیشگوئی کا انگریزی ترجمہ سنایا۔ اس کے بعد مکرم عبدالوہاب صاحب آدم نائب امام نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں بڑی تفصیل سے اس بات پر روشنی ڈالی کہ پیشگوئی میں جو یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ (مصلح موعود) اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا تو کس طرح حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کی مبارک ذات اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوئی۔ آپ نے امثلہ سے واضح کیا کہ پہلے کشمیر میں رہنے والے اپنے آپ کو قیدی سمجھتے تھے لیکن حضورؓ کی کوششوں کے طفیل ان سے یہ خوف جاتا رہا اور انہوں نے ترقی کی۔ نیز افریقہ میں جو غلاموں کی طرح زندگی بسر کر رہے تھے حضورؓ کی کوششوں اور تدابیر سے کیسے فخر سے سر اونچا کرنے کے قابل بن گئے۔

اس کے علاوہ آپ نے فرمایا کہ اصلی آزادی تو یہ ہے کہ اسلام کو قبول کیا جائے اور مذاہبِ باطلہ سے کنارہ کیا جائے تو حضرت خلیفہ ثانیؓ نے نہ صرف مادی طور پر بلکہ روحانی لحاظ سے بھی اسیروں کی رستگاری فرمائی۔

مکرم عبدالوہاب صاحب آدم کے خطاب کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اُس زمانہ میں جبکہ اسلام بظاہر آخری سانس لے رہا تھا اور تمام مذاہبِ باطلہ اسلام پر چاروں طرف سے حملہ آور تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے دلائل مہیا فرمائے اور آپؑ نے براہین احمدیہ جیسی عظیم الشان کتاب تحریر فرمائی۔ اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف نہ صرف ہندو، عیسائی، آریہ وغیرہ سب مذاہب متحد ہو گئے بلکہ خود مسلمان بھی آپؑ کی ہمدردیٔ اسلام کو نظر انداز کرتے ہوئے آپؑ کے خلاف تدابیر کرنے میں مصروف ہو گئے اس لئے آپؑ کو اس کا بہت دکھ ہوا آپؑ نے خدا تعالیٰ سے اشارہ پا کر ہوشیارپور میں چلّہ کاٹا اور عاجزی و انکساری سے دعائیں فرمائیں کہ اسلام کا بول بالا ہو۔ اسی دوران آپؑ کو بہت سی پیشخبریاں بتائی گئیں ان میں سے ایک عظیم پیشخبری مصلح موعود کے متعلق بھی تھی کہ آپؑ کا یہ موعود فرزند اسلام کی بہت خدمت کرے گا اور اسلام کو دنیا میں غالب کرنے کا سہرا آپؓ کے سر بھی ہوگا۔

اس کے علاوہ خاکسار نے پیشگوئی کے اس حصہ کی تشریح کی کہ "خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا" اور بتایا کہ کس طرح حضورؓ پر بارہا قاتلانہ حملے ہوئے مگر خدا تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا اور اس طرح ثابت ہو گیا کہ خدا کا سایہ آپ کے سر پر ہے۔ نیز دوسرا مطلب ان الفاظ کا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے گا چنانچہ اس بات کے نہ صرف مسلمان بلکہ ہندو اور سکھ وغیرہ بھی گواہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضورؓ کو قبولیتِ دعا کا نشان عطا کیا ہوا تھا۔ چنانچہ یہ حصہ پیشگوئی بھی حضرت خلیفہ ثانی رضی اللہ عنہ کے بابرکت وجود میں پورا ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

خاکسار کی تقریر کے بعد مکرم داؤد احمد صاحب ناصر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

اور بعدہٗ محترم امام صاحب نے اپنے اختتامی وصدارتی خطاب میں یہ فرمایا کہ ہمارا یہ فرض ہے کہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ اور ہم اسی طرح آپؓ سے محبت کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ جو تڑپ حضورؓ کے دل میں اسلام کے لئے تھی ہم میں بھی پیدا ہو جائے اور اسلام کو پھیلانے میں ہم بھی ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔

اس کے بعد آپ نے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے سلسلہ میں احباب کو تحریک فرمائی کہ اس میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں اور اسلام و احمدیت کی خاطر خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں پیش کرنے میں دل کھول کر حصہ لیں۔

آخر میں دعا ہوئی اور دعا کے بعد یہ مبارک جلسہ ختم ہوا۔

ایک وہ زمانہ تھا کہ جب اس مشن میں گنتی کے چند دوست ہوتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اب جماعت کو اتنی ترقی نصیب ہو چکی ہے کہ اس جلسہ میں محض خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے چار صد سے زائد مرد و زن موجود تھے اور یہ بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے کہ اس موعود فرزند کے ذریعہ جماعت کو ترقی نصیب ہوگی اور اسلام ساری دنیا میں پھیلے گا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

جلسہ کے اختتام پر تمام حاضرین کی خدمت میں چائے پیش کی گئی۔

درخواستِ دعا

مکرم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل سابق مبلغ مغربی افریقہ ایک عرصہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات بخشے۔

آمین

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۹ اپریل تا ۳ مئی ۱۹۷۴ء ہر مجلس کی نمائندگی لازمی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان امداد خدمت درویشان فنڈ

(۲)

مکرم فضل الرحمان صاحب جنرل مینیجر بنوں شوگر مل سرائے نورنگ	۲۰-۰۰	روپے
" سید محمود احمد صاحب - کوئٹہ	۵-۰۰	"
" محمد عیسیٰ صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ "	۳۲-۳۴	"
" ضیاء اللہ خان صاحب ضیاء منزل گجرات	۲۵-۰۰	"
" ایم عمر حیات صاحب سیکرٹری مال احمد آباد جوڑا ضلع گجرات	۱۴-۰۰	"
لجنہ اماء اللہ گولیکی ضلع گجرات (بذریعہ لجنہ مرکزیہ)	۱۰-۰۰	"
مکرم محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال بشیر آباد فارم سندھ	۱۶۰-۰۰	"
" عبدالرحمان صاحب محاسب جماعت احمدیہ راولپنڈی	۴۱-۰۰	"
" ظفر اللہ خان صاحب سیکرٹری مال لائل پور	۲۵۰-۰۰	"
" سردار رفیق احمد صاحب مرحوم "	۵-۰۰	"
محترمہ اشرف خاتون صاحبہ - اڈہ جھبیل " (بذریعہ لجنہ مرکزیہ)	۲۴-۰۰	"
مکرم محمد حمید صاحب - راولپنڈی	۲۰-۰۰	"
محترمہ بشریٰ صاحبہ "	۲-۰۰	"
مکرم محمد اکبر خان صاحب کریم نگر فارم سندھ	۱۰-۲۸	"
" محمد صادق صاحب سیکرٹری مال لطیف نگر فارم سندھ	۲۰-۰۰	"
" عبدالغفار صاحب سرگودھا	۵-۰۰	"
" ہدایت اللہ صاحب چک ۳۵ ج ب ضلع سرگودھا	۵-۰۰	"
محترمہ زینب خاتون صاحبہ - سرگودھا	۴-۰۰	"
مکرم محمد مقبول صاحب بھلوال ضلع "	۲۵-۰۰	"
" ملک محمود احمد صاحب حیدر آباد پاک	۳-۰۰	"
" سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ مردان	۵-۰۰	"
" شیخ عبداللطیف صاحب "	۶-۰۰	"
" عنایت اللہ صاحب بھٹی سیکرٹری مال اوکاڑا ضلع ساہیوال	۲-۰۰	"
" بشیر احمد صاحب چوہان سیالکوٹ چھاؤنی	۶-۰۰	"
محترمہ بیگم صاحبہ شیخ ارشد علی صاحب مرحوم سیالکوٹ شہر	۱۰-۰۰	"
مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب "	۳۵-۰۰	"
" محمد حلیم صاحب سیکرٹری مال گھنوکے ججہ ضلع سیالکوٹ	۱۰-۰۰	"
" غلام حسین صاحب " " پسرور "	۹-۵۰	"
" محمد حسین صاحب مدرس پاڑ آزاد کشمیر	۱-۰۰	"
محترمہ شاہدہ بنت ڈاکٹر کرنل مبشر احمد صاحب پشاور	۳۵-۰۰	"
مکرم عبداللطیف صاحب بھکر ضلع میانوالی	۲-۰۰	"
" ممتاز علی صاحب سیکرٹری مال الٰہ آباد ضلع ڈیرہ غازیخاں	۲۶-۰۰	"
" مقصود احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ	۱۰-۰۰	"
" ڈاکٹر محمد زبیر صاحب پارہ چنار	۲۰-۰۰	"
" ڈاکٹر محمد حنیف صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۱-۰۰	"

ضرورت ڈرائیور

ایک ادارے کو کار چلانے کے لئے باصحت، مستعد اور اچھے ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جاوے گی۔ رہائش کا بندوبست بھی کیا جاوے گا۔

خواہشمند احباب اپنی درخواستیں اپنے حلقہ یا شہر کے صدر صاحب کی تصدیق سے معرفت روز نامہ الفضل جلد از جلد بھجوائیں۔

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

ماہ مارچ میں ذیل کی لجنات کی طرف سے چندہ تحریک خاص کی وصولی ہوئی ہے پاکستان کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی لجنات میں سے صرف انیس لجنات کی طرف سے چندہ تحریک خاص کا آنا غفلت پہ دلالت کرتا ہے۔ ہر احمدی خاتون کی اس چندہ میں شرکت ضروری ہے۔ سب لجنات کو اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جن مقامات پر لجنہ قائم نہیں وہاں کی بہنیں براہ راست چندہ بھجوا دیں۔

پانچ صد سے زائد چندہ دینے والی بہن کا نام نئے تعمیر شدہ ہال میں کندہ کروایا جائے گا۔

(مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۱- چک جھمرہ	۱۵-۰۰	روپیہ	۱۱- لودھراں	۲۲-۰۰	روپیہ
۲- سنجر چانگ ضلع حیدرآباد	۵۰-۰۰	"	۱۲- واہ کینٹ	۵-۰۰	"
۳- ساہیوال	۵-۰۰	"	۱۳- سانگلہ ہل	۵۰-۰۰	"
۴- فیکٹری ایریا شاہدرہ	۱۶۰-۰۰	"	۱۴- سرگودھا	۲۰۰-۰۰	"
۵- پشاور	۲۰۰-۰۰	"	۱۵- شاہدرہ ٹاؤن	۳-۵۰	"
۶- بورے والا	۵۰-۰۰	"	۱۶- ربوہ	۱۲۷-۰۰	"
۷- کنری	۶-۰۰	"	۱۷- ملتان	۲-۰۰	"
۸- سکھر	۵۱-۵۰	"	۱۸- ۵۴۳ E.B ضلع ملتان	۱۰-۰۰	"
۹- حیدرآباد	۲۲۲-۰۰	"	۱۹- اسلام آباد	۳۲-۳۰	"
۱۰- ڈیرہ غازیخان	۱۰-۰۰	"			

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

خالی آسامیاں

مندرجہ ذیل آسامیوں کے لئے ۳۰؍اپریل ۷۴ء سے پہلے درخواستیں مطلوب ہیں۔

۱- الیکٹریکل انجینئر:- انجینئرنگ گریجوایٹ - ۳ تا ۵ سال تجربہ - الیکٹرونکس میں Specialise کیا ہوا ہو۔

۲- مکینیکل انجینئر - انجینئرنگ گریجوایٹ - ۳ سے ۵ سال تک کا تجربہ مرمت وغیرہ Heavy Mechanical equipments کے متعلق۔

۳- کیمیکل انجینئر - انجینئرنگ گریجوایٹ - ۳ سے ۵ سال کا تجربہ کیمیکل پلانٹ کو چلانے وغیرہ کے متعلق۔

تنخواہ حسب قابلیت و تجربہ ہوگی جس کا سکیل ۵۰۰-۵۰-۱۰۰۰ ہے۔

درخواستوں کے ساتھ پاسپورٹ سائز کا فوٹو اور ڈگری وغیرہ کی مصدقہ نقول متذکرہ بالا تاریخ سے قبل ذیل کے ایڈریس پر بھجوائیں:-

BOX نمبر 31 معرفت پاکستان ٹائمز لاہور۔

(پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۱؍اپریل ۷۴ء صہ ۲ کالم ۵ و ۶)

(ناظر تعلیم)

شکریہ احباب

خاکسار کی اہلیہ احمدہ بیگم صاحبہ ۲۴؍مارچ ۱۹۷۴ء گوجرانوالہ میں اڑھائی تین ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئی ہیں۔ ان کی وفات پر بہت سے دوستوں نے خاکسار کو تعزیت کے خطوط ارسال کئے ہیں میں جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرے اور انکے درجات بلند کرے۔

(عبداللطیف محلہ باغبانپورہ گوجرانوالہ)

شفائے اپھارہ

جانوروں کا جان لیوا اپھارہ اس دوا کے ایک پیکٹ سے فوری طور پر غائب ہو جاتا ہے۔ قیمت ۵/۷۵ درجن - ۶/۲۵ درجن سے زائد پر ڈاک خرچ کی رعایت

شاہ ہومیو پیتھک اسٹور رحمت بازار ربوہ

مجلس انصار اللہ کا چندہ ماہ بماہ ادا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ (قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق تاکیدی ارشادات

لازمی چندہ جات میں سے چندہ جلسہ سالانہ کس قدر اہمیت کا حامل ہے اس کے متعلق سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بارہا توجہ دلائی ہے۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۳۸ء میں ارشاد فرمایا:۔

"آئندہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی ہوگا۔۔۔ بجائے ۱۵ فیصدی کے میں دس فیصدی مقرر کرتا ہوں مگر دس فیصدی کا یہ مطلب نہیں کہ جو ۱۵ فیصدی دے سکتا ہے وہ بھی نہ دے۔ جو شخص ۱۵ فیصدی چندہ دیتا ہے اس کا خدا کے پاس اجر ہے اور ہم اس کے اجر کے راستے میں روک نہیں بن سکتے۔ پس اس شرح میں اگر کوئی شخص خوشی سے زیادتی کرنا چاہے تو وہ ہر وقت کر سکتا ہے۔ لیکن وہ لوگ جو دس فیصدی چندہ نہیں دیتے انہیں ہم مجبور کریں گے کہ وہ دس فیصدی چندہ ضرور دیں۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء)

پھر اس کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۱۹۴۳ء میں فرمایا:۔

"میرا تجربہ ہے کہ سیکرٹریانِ مال چندہ جلسہ سالانہ کے متعلق بہت کم تحریک کرتے ہیں۔ دراصل اس کا مطالبہ ہر ماہ کے چندہ عام کے ساتھ ہونا چاہیئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء)

اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"اس وقت میں جلسہ سالانہ کی بات کر رہا ہوں۔ جلسہ سالانہ کا ایک بجٹ ہے۔ جلسہ سالانہ کی ایک آمد ہے۔ آمد ہمیشہ بجٹ سے کم رہتی ہے۔ جماعت لازمی چندہ جات یعنی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرف زیادہ توجہ دیتی ہے اور اس لازمی چندہ کو جو ویسا ہی لازمی ہے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کی اتنی ضرورت نہیں۔ اب تو مہنگائی نے زیادہ ضرورت پیدا کر دی ہے اور اس کا احساس بڑا شدید ہو گیا ہے۔ پس جلسہ سالانہ کے مہمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے اور یہ سارا خرچ پورا کرنے کے لئے پیسہ ہونا چاہیئے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷؍دسمبر ۱۹۷۳ء)

مندرجہ بالا ارشادات کے پیشِ نظر عہدیدار اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ چندہ جلسہ سالانہ کی فراہمی کے متعلق خاص طور پر کوشش فرمائیں۔ اس میں ابھی خاصی کمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی کوششوں میں برکت ڈالے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ضلع لائلپور میں مجلس انصار اللہ کے کامیاب تربیتی اجتماعات

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ کے تحت ضلع لائلپور میں ۲۲؍مارچ تا ۷؍اپریل ۱۹۷۴ء مختلف مقامات پر دس تربیتی اجتماعات ہوئے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت کامیاب رہے۔ تین مقامات موضع گھسیٹ پور، حسن پور اور گنڈا سنگھ والا میں رات کو سلائیڈز کے ذریعہ تبلیغی تصاویر دکھلائی گئیں جن میں بلادِ یورپ اور افریقی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور عالیشان مساجد کی تعمیر کے مناظر دکھلائے گئے۔ مرکز سے ان اجتماعات میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب صدر مجلس انصار اللہ اور مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب قائد مال مجلس انصار اللہ شامل ہوئے۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ۔

(احمد الدین (چوہدری) ناظم انصار اللہ ضلع لائلپور)

درخواستِ دعا

مکرم چوہدری عزیز احمد صاحب باجوہ پچھلے دنوں بیمار تھے اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے صحت اچھی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(چوہدری فضل الرحمٰن)

کل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ

ربوہ ـــــ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کل ربوہ باسکٹ بال ٹورنامنٹ مورخہ ۹ سے ۱۱ اپریل تک تین دن جاری رہنے کے بعد ۱۱ اپریل کی شام کو نہایت کامیابی سے اختتام پذیر ہو گیا۔ یہ ٹورنامنٹ مجلسِ صحت ربوہ کے پروگرام کے تحت تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی کورٹس میں منعقد کیا گیا تھا۔ اس ٹورنامنٹ کا افتتاح ۹ اپریل بروز منگل ۷ بجے صبح تلاوتِ قرآن کریم کے بعد محترم چوہدری محمد علی صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے کیا۔ افتتاحی میچ تعلیم الاسلام ہائی سکول اور فرقان کلب کے مابین کھیلا گیا جو فرقان کلب نے جیت لیا۔ اس ٹورنامنٹ میں کل دس ٹیموں نے حصہ لیا۔ سینئر سیکشن میں سات ٹیمیں اور جونیئر سیکشن میں تین ٹیمیں شامل ہوئیں۔ کل تیرہ میچ ہوئے۔ یہ ٹورنامنٹ سینئر سیکشن میں لیگ سسٹم پر اور جونیئر سیکشن میں ناک آؤٹ سسٹم پر کھیلا گیا۔ سینئر سیکشن میں فرقان کلب اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیمیں فائنل میں پہنچیں اور جونیئر سیکشن میں ڈان کلب اور رائل کلب کا فائنل میچ ہوا۔

اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ مورخہ ۱۱ بروز جمعرات ساڑھے پانچ بجے شام فرقان کلب اور تعلیم الاسلام کالج کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔ یہ میچ بڑے جوش و خروش سے کھیلا گیا۔ فرقان کلب نے ۳۵ کے مقابلہ میں ۴۸ پوائنٹس سے تعلیم الاسلام کالج سے یہ میچ جیت لیا۔ فرقان کلب کے کھلاڑی فضلِ عمر آف امریکہ جو حال ہی میں جامعہ احمدیہ میں داخل ہوئے ہیں نے بہترین کھیل کا مظاہرہ کیا۔ جونیئر سیکشن میں رائل کلب نے ڈان کلب کو ہرا کر فائنل میچ جیت لیا۔

میچ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی کارروائی تلاوتِ قرآن کریم سے شروع ہوئی جو فضل احمد صاحب زعیم دار الرحمت شرقی الف نے کی۔ اس کے بعد ٹورنامنٹ کی رپورٹ سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ محترم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔اے صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے جیتنے والی ٹیموں کے درمیان انعامات تقسیم فرمائے اور دعا کے ساتھ یہ ٹورنامنٹ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(خاکسار محمد اسلم شاد منگلا ایم۔اے سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

اعلانِ نکاح

میری لڑکی عزیزہ امۃ الرشید سلمہا کا نکاح عزیزم عبد الحلیم صاحب ظفر ابن مکرم مرزا عبد الحکیم صاحب آف میانوالی خانانوالی ضلع سیالکوٹ حال ربوہ کے ساتھ بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مسجد مہدی گولبازار ربوہ میں مورخہ ۷؍اپریل ۱۹۷۴ء کو بعد نماز ظہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک کرے اور اسے مثمر بثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین

(محمود احمد سعید فاضل واقفِ زندگی۔ دار الصدر جنوبی ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے میرے برادر نسبتی عزیز عبد الوہاب خان الیکشن آفیسر سرگودہا کو دو بیٹوں کے بعد پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم میاں خدا بخش صاحب المعروف مومن جی مرحوم کی پوتی اور مکرم ملک ممتاز احمد صاحب کی نواسی ہے۔ احباب بچی کی صحت، درازیٔ عمر اور نیک اور خادمۂ دین ہونے کی دعا فرمائیں۔

(محمد نواز مومن کارکن دفتر الفضل ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴